Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | اتوار ۱۱۔شعبان ۱۴۱۲ھ، ۱۶۔تبلیغ ۱۳۷۱ہش، ۱۶۔فروری ۱۹۹۲ء | نمبر ۳۸

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارے میں تازہ اطلاع اور درخواست دُعا

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے لندن سے ۱۳۔فروری کو جو اطلاع بھجوائی ہے وہ ذیل میں درج کی جاتی ہے،

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کی صحت کے بارہ میں مکرم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب نے آج جو رپورٹ پیش کی ہے اس کے مطابق

"حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کا آج سرجن نے دوبارہ معائنہ کیا ہے۔ طبیعت اللہ تعالیٰ

باقی صفحہ پر

دُعائیں وہی کیا کریں جو انعام یافتہ لوگوں کی دُعائیں ہیں

اس کے ساتھ ساتھ انعام یافتہ لوگوں کی اداؤں کے ساتھ ان مضامین میں ڈوب کر دُعا کیا کریں

سب سے زیادہ ہلاک کرنے والی آلودگی رُوح کی آلودگی ہے اس سے بچنے کی دُعائیں ہمیشہ کرتے رہا کریں

امریکہ جیسے ممالک میں رہنے والوں کیلئے اپنے بچّوں کو ماحول سے بچانے کیلئے سب سے طاقتور سہارا دُعا ہے

خُطبہ جمعہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بتاریخ ۲۱ ۔احسان ۱۳۷۰ہش (۲۱۔جون ۱۹۹۱ء) بمقام واشنگٹن ڈی سی۔ امریکہ

سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"آج کا یہ خطبہ میں واشنگٹن ڈی سی سے دے رہا ہوں اور اس اعلان کی ضرورت اس لئے ہے کہ بہت سی جماعتوں میں اب براہِ راست خطبے کی آواز پہنچنے لگی ہے۔ کیونکہ میں سفر پر ہوں۔ اس لئے جہاں بھی کوئی خطبہ آتا ہے، جہاں بھی کوئی جمعہ پڑھا جاتا ہے وہاں خطبے کا آغاز اسی فقرے سے کرتا ہوں کہ میں اس وقت کہاں سے بول رہا ہوں۔

انعام یافتہ لوگوں کی راہ

یہ سلسلہ مضامین جو جاری ہے اس کا تعلق قرآنی دعاؤں سے ہے یعنی ان لوگوں کی دعاؤں سے جن کے متعلق ہم روزانہ سورۃ فاتحہ میں یہ دُعا کرتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں ان انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلا کیونکہ یہ بہت مشکل راہ ہے اس لئے میں نے پہلے سے ہی یہ واضح کر دیا تھا کہ اس راہ پر چلنا دُعاؤں کی مدد کے بغیر ممکن نہیں اور قرآن کریم نے خود وہ سب دُعائیں ہمیں سکھا دی ہیں جن دُعاؤں کی مدد سے پہلے انعام یافتہ لوگوں نے یہ مشکل راہیں طے کیں۔

پس اُن دعاؤں سے غافل رہ کر ہر نماز میں یہ دُعا کرتے رہنا کہ اے خدا ہمیں انعام یافتہ لوگوں کی راہ پر چلا کوئی معقول طریق نہیں۔ ایک طرف تو ایک بہت ہی مشکل راہ پر چلنے کی دُعا مانگی جارہی ہے۔ دوسری طرف ان لوگوں کی اداؤں سے پوری طرح ناواقف جن لوگوں نے اس سے پہلے ان راہوں پر چل کر خدا سے انعام پائے تھے اور خدا تعالیٰ نے ان کا ذکر تفصیل سے قرآن کریم میں محفوظ فرمادیا کہ یہ انعام یافتہ لوگ تھے۔ یہ یہ کیا کرتے تھے اور اس اس طرح مجھ سے دُعائیں مانگا کرتے تھے اور پھر اسی طرح میں انہیں قبول فرماتا تھا اور ان پر مزید انعامات کی بارش نازل فرمایا کرتا تھا۔

حضرت ایوبؑ کی دُعا

حضرت ایوبؑ کی ایک دُعا پہلے بھی گزر چکی ہے۔ اب ایک اور دُعا ہے جس کی ادا اس پہلی دُعا سے کچھ مختلف ہے

قرآن کریم فرماتا ہے (۔) (سورۃ ص: آیت ۴۲) فرمایا کہ میرے بندے ایوب کو بھی تو یاد کرو (۔) جب اس نے بڑے درد سے اپنے رب کو پکارا اور یہ کہا کہ مجھے شیطان نے بہت ہی تکلیف اور عذاب میں مبتلا کر رکھا ہے۔ اس دُعا کی ادا کچھ مختلف اس رنگ میں ہے کہ یہ دُعا سے بڑھ کر شکایت کا رنگ رکھتی ہے۔ یہ نہیں کہا کہ اس لئے تو میری مدد فرما۔ اس لئے یہ کر وہ کر بلکہ بے ساختہ درد کا اظہار ہے جیسے بسا اوقات کوئی بچہ اپنی بیماری کا بتاتا ہے کہ میرا سر درد سے پھٹا جا رہا ہے اور آگے کچھ نہیں کہتا، تو بعض دفعہ اَن مانگی دُعائیں جو محض درد کا اظہار ہوتی ہیں بہت گہرا اثر رکھتی ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے معاً بعد یہ فرمایا: اپنی سواری کو ایڑی مار یہ بھی نہیں کہا کہ ہم نے دُعا قبول کرلی، کیونکہ دُعا تو ایک بین بین سا رنگ رکھتی تھی۔ شکایت تھی یا بے ساختہ درد کا اظہار تھا۔ فوراً معاً مخاطب ہو کر فرماتا ہے تو سوار ہو، ایک سواری پکڑ اور اپنی ایڑی سے اس کو تیز بھگا۔ (۔) اور دیکھو یہ جگہ کیسے اچھے پانیوں پر مشتمل جگہ ہے۔ ٹھنڈی ہے اور بہت عمدہ نہانے کا پانی اور پینے کا پانی بھی میسر ہے دراصل یہ ہجرت کی طرف اشارہ تھا اور بعد کے واقعات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ایوبؑ کو جس شیطان نے تنگ کر رکھا تھا، وہ اس زمانے کا کوئی بہت بڑا غاصب اور ظالم انسان تھا۔

حضرت ایوبؑ کے متعلق کہانیاں تو بہت مشہور ہیں لیکن قرآنی بیان سے جو بات ظاہر ہوتی ہے وہ یہی ہے کہ اگرچہ جسمانی بیماری بھی تھی مگر محض کوئی ایک تکلیف نہیں تھی بلکہ آپ کے دشمن نے ہر طرح سے آپ کی زندگی آپ پر اجیرن کر رکھی تھی۔ آپ کے اموال لوٹ لئے گئے تھے۔ آپ کے جانوروں میں طرح طرح کی بیماریاں پھیلا دی گئی تھیں آپ کے خاندان میں سے بعض لوگوں کو آپ سے منحرف اور بدظن کر دیا گیا تھا اور اتنے دردناک حالات پیدا کئے گئے کہ روایات میں آتا ہے کہ آپ کی بیوی بھی آپ کو چھوڑ کر الگ ہوگئی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان تمام واقعات کا تو قرآن نے ذکر نہیں فرمایا لیکن جس رنگ میں اس دعا کے بعد خدا تعالیٰ حضرت ایوبؑ سے مخاطب ہوا اس سے پہلی بات تو یہ پتہ لگتی ہے کہ ہجرت کا حکم تھا کہ ان حالات میں مزید ایسی جگہ میں ٹھہرنا مناسب نہیں ہے۔ دوسرا وعدہ یہ تھا کہ نہیں ہم ایک ٹھنڈی چشموں والی جگہ میں پہنچا دیں گے اور وہ ایسے چشمے ہیں جن سے تم اپنے جسم کو دھوؤ تو شفاء نصیب ہوگی۔ یہاں (۔) مراد ٹھنڈ پیدا کرنے والا پانی ہے۔ ٹھنڈا پانی نہیں کیونکہ تحقیق سے جہاں تک میں نے معلوم کیا ہے حضرت ایوبؑ کو چونکہ جسمانی بیماری تھی، خارش کی اور جسم پر ناسور پیدا ہو گئے تھے اس لئے گندھک کے چشموں والے علاقے کی طرف آپ کی ہجرت ہوئی ہے جو گرم ہوتا ہے لیکن جب ایک انسان کا جسم سوزش سے جل رہا ہو اور سخت بے قرار ہو تو گرم پانی اسے شفاء دیتا ہے تو وہ ہمیشہ یہ کہتا ہے کہ مجھے ٹھنڈ پڑ گئی۔ چین نصیب ہوا۔ تو بارِدٌ سے یہاں مراد ٹھنڈا پانی نہیں بلکہ تسکین بخش پانی ہے۔ صحت عطا کرنے والا پانی ہے۔ تبھی میں نے اس کا ترجمہ ٹھنڈا پانی نہیں کیا تھا بلکہ یہ کہا تھا کہ صحت بخش پانی۔ چنانچہ پینے کے بھی اچھا تھا لیکن ضروری نہیں، کہ پینے کے لئے وہی پانی استعمال ہوا ہو کیونکہ ہم نے دیکھا ہے کہ ایسے علاقوں میں جہاں بہت گرم پانی کے ابلتے ہوئے چشمے ہوتے ہیں ان میں جلد کے مریض جا کر نہاتے ہیں اور صحت یاب ہوتے ہیں لیکن ساتھ ہی بہت ٹھنڈے پانی کے چشمے بھی ہوتے ہیں۔ اتنا ٹھنڈا پانی کہ بعض دفعہ اس میں ہاتھ رکھا نہیں جاتا۔ کلّو منالی میں اس قسم کے چشمے بہت ہیں۔ بچپن میں مجھے یاد ہے ایک دفعہ حضرت (فضل عمرؓ) ہمیں وہاں لے کے گئے اور گرم پانی اتنا تھا کہ اس میں ہاتھ ڈالنا ناممکن تھا اور ساتھ ہی ٹھنڈے پانی کا چشمہ اتنا ٹھنڈا تھا کہ حضرت (فضل عمرؓ) نے انعام مقرر کیا کہ جو بچہ ایک منٹ ہاتھ رکھے گا میں اس کو اتنا انعام دوں گا لیکن کوئی نہیں رکھ سکا تو ایسی جگہ تھی جہاں معنوی طور پر بھی بارد پانی تھا اور ظاہری طور پر بھی ساتھ ہی بارد پانی موجود تھا۔ ایک پانی شفاء کے لئے بارد تھا اور ایک پینے کے لئے ٹھنڈ پیدا کرتا تھا اور اچھا پانی تھا۔

پھر فرمایا (۔) اور ہم نے اس کے گھر والے بھی اس کو واپس کر دیئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہجرت کے وقت وہ ساتھ نہیں گئے۔ جب ان کے حالات بہتر ہوئے تو پھر رفتہ رفتہ وہ ملنے شروع ہوئے لیکن محض اہل وعیال ہی نہیں دیئے (۔) اور بہت سے خاندان ایسے مل گئے جو اپنے خاندان ہی کی طرح تھے اور یہ امر واقعہ ہے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے جب ہجرت فرمائی تو جتنے خاندان رشتے دار پیچھے چھوڑے ان سے بہت بڑھ کر محبت کرنے والے خاندان اور رشتے دار نصیب ہوئے۔ اور روحانی طور پر اہل مدینہ نے اخوت کا حق ادا کر دیا۔ کبھی ہجرت کرنے والوں کو اپنے خاندانوں میں وہ سکون نہیں ملا، ایسی محبت ان سے نہیں کی گئی، جیسے مدینہ کے انصار نے ان سے محبت کی یہاں تک کہ بہت سے ان میں سے ایسے تھے جنہوں نے اپنی آدھی جائیداد آنے والے مہاجرین کو بانٹ دی اور اتنا جذبہ تھا اپنا سب کچھ فدا کرنے کا کہ ایک دفعہ ایک صحابی حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میں نے مال جائیداد اور ہر چیز تو تقسیم کر دی ہے، مگر بیویاں میری ایک سے زائد ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اگر اجازت ہو تو آدھیوں کو طلاق دے دوں اور یہ جو مہاجر آئے ہیں بعض ان میں سے اپنی بیویوں کو پیچھے چھوڑ آئے تھے میں ان کے ساتھ ان کی شادی کرا دوں۔ حیرت انگیز جذبہ تھا۔ پس حضرت ایوبؑ کے متعلق بھی معلوم ہوتا ہے جہاں ہجرت کی گئی وہاں کے لوگوں نے اسی طرح احسان کا سلوک کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق ایسا ہوا ورنہ یہ فقرہ عجیب سا لگتا ہے (کہ ہم نے اس کو اس کے اہل دیئے) یہ تو ٹھیک ہے ہم نے اس کے اہل اس کو واپس کر دیئے، دوبارہ عطا فرما دیئے (۔) اُس جیسے اور بھی بہت سے تو یہ ہجرت کا انعام تھا اور میں نے بھی دیکھا ہے کہ پاکستان سے جب انگلستان آیا ہوں تو کثرت سے ایسے خاندان ہیں جو اس قدر محبت کا گہرا تعلق رکھتے ہیں کہ بالکل یوں معلوم ہوتا ہے کہ اپنے خاندان میں آ گئے ہیں اور نہ صرف یہ کہ فرق نہیں لگتا بلکہ کئی پہلوؤں سے زیادہ محبت اور شفقت کا اظہار کرنے والے خاندان ہیں تو جب میں یہ آیت پڑھتا ہوں ہمیشہ مجھے (۔) اپنے سفر کے بعد اللہ کی رحمت بھی یاد آتی ہے لیکن جو خاص نکتہ یہاں غور کے لائق ہے وہ یہ ہے کہ دعا بعض دفعہ بن مانگے محض درد کے اظہار کے نتیجہ میں قبول ہوتی ہے۔

محض اظہارِ درد ہی دعا بن گیا

اس سے پہلے حضرت موسیٰؑ کی ایک دعا کا ذکر گزرا ہے جس میں آپ نے یہ عرض کیا (۔) اے میرے خدا میں مانگتا کچھ نہیں، تو بہتر جانتا ہے کہ مجھے کس چیز کی حاجت ہے۔ پس جو تو چاہے میں اُسی کا فقیر ہوں اور اس کے نتیجے میں خدا تعالیٰ نے ہر ضرورت کو پورا کر دیا۔ گذشتہ خطبہ میں میں نے اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی تھی۔ اب یہ بھی ایک ملتی جلتی دعا کی ادا ہے کہ اظہارِ درد تو ہے لیکن طلب کوئی نہیں ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ ہاں ہم نے سن لیا تو بہت دکھ میں ہے بہت تو نے صبر کیا اب تو یہ یہ کام کر۔ "تو نے صبر کیا" کے لفظ یہاں تو نہیں آئے لیکن اس دعا کے بعد خدا کے سلوک کا ذکر چلتے ہوئے اس بات پر بات ختم ہوئی ہے (۔) کہ ہم نے ایوبؑ کو بہت ہی صبر کرنے والا پایا۔ نعم العبد کیا ہی اچھا بندہ تھا۔ عبد ہو تو ایسا ہو۔ نعم العبد کا محاورہ اس رنگ کا مضمون ہے جیسے ہم اردو میں کہتے ہیں کیا خوب انسان تھا۔ انسان ہو تو ایسا ہو۔ تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میرے بندے بہتے ہیں مگر ایسا بندہ ہو تب مزے کی بات ہے جیسے ایوبؑ تھا بہت ہی صبر کرنے والا تھا (۔) اور کثرت سے میری طرف جھکنے والا تھا۔

پس دعا کی قبولیت کے پیچھے یہ مزاج بھی تو ہیں جنہیں اپنانا ہوگا۔ محض درد کا اظہار کافی نہیں ہے۔ خصوصیت کے ساتھ درد کا اظہار اگر ایسے بندے کی طرف سے ہو جو صابر ہو تو دل پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے اور عام انسانی معاملات میں میں نے تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ بعض لوگ چھوٹی چھوٹی باتوں پر درد کا اظہار کرتے ہیں وہ مانگیں بھی تو ایسا ان کو دینے کو دل نہیں چاہتا یعنی اس طرح بے ساختہ جس طرح بعض بندے جن کو عادت نہیں ہے مانگنے کی وہ خاموش رہتے ہیں اور صبر پر صبر کرتے چلے جاتے ہیں جب ان کا صبر ٹوٹتا ہے تو بے اختیار دل پھٹنے لگتا ہے ان کے لئے اور انسان کہتا ہے کہ بہت ہی تکلیف میں ہوگا جب اس نے یوں ہاتھ پھیلایا ہے تو ایک تو اس دعا سے پہلے حضرت ایوبؑ کا صبر ہے جس نے ایک پس منظر بنایا اور پھر اوّاب کا مطلب ہے ہر بات میں خدا کی طرف دوڑتا تھا۔ غیر کی طرف نہیں جاتا تھا جب بھی کوئی ضرورت پڑتی تھی جب بھی کوئی تکلیف ہوتی تھی اگر دوڑتا تھا تو خدا کی طرف دوڑتا تھا۔ یہ دو عادتیں ہیں جن کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو اس شان کے ساتھ قبول کیا ہے پس جب بھی آپ قرآنی دعائیں مانگا کریں تو ان اداؤں کے ساتھ مانگا کریں۔ جن اداؤں کے ساتھ وہ مقبول ہوتی ہیں۔

بعض لوگ مجھے کہتے ہیں کہ جی ہمیں آپ دعا لکھ دیجئے جو ہم کرتے رہیں۔ بعض کہتے ہیں ہم یہ ورد کرتے چلے جا رہے ہیں۔ گھنٹوں مصلّے پر بیٹھ کر یہ ورد کرتے چلے جاتے ہیں۔ ہماری دعا تو ابھی تک قبول نہیں ہوئی، لیکن بغیر اداؤں کے کیسے قبول ہوگی۔ پیار تو اداؤں پر آتا ہے۔ کلمات پر نہیں آیا کرتا ایک ہی بات ایک عام آدمی کہتا ہے بعض دفعہ اس پر غصہ آ جاتا ہے ایک ایسا شخص جس سے پیار پیدا ہو جائے جب وہ بات کہتا ہے تو اس پر پیار آتا ہے۔ یہ نفسیاتی کیفیت کا نام ہے پیار آنا اور قبولیتِ دعا کا پیار۔ سے تعلق ہے جس طرح ایک شاعر نے کہا ہے کہ ؎

اُن کو آتا ہے پیار پر غصہ ⁂ ہم کو غصّے پہ پیار آتا ہے

اب دونوں کا آپس کا تعلق اس قسم کا ہے کہ ایک شخص کو نفرت ہے ایک کو محبت ہے تو جس کو نفرت ہے کہنے والا کہتا ہے کہ ہم اسے پیار کرتے ہیں تو اس کو غصہ آ جاتا ہے اور ہمارا یہ حال ہے کہ جب اس کو غصہ آتا ہے تو ہمیں پیار آ جاتا ہے تو یہاں، دعاؤں کے معاملے میں محض لفظوں کی بات نہیں ہے کہ کسی نبی کے الفاظ آپ دہراتے لگ جائیں۔

قرآن کریم نے ان کیفیات کا ذکر فرمایا ہے اُن حالات کا ذکر فرمایا ہے۔ ان نبیوں کے اخلاق کا ذکر فرمایا ہے۔ ان نبیوں کے اپنے ساتھ تعلقات کا ذکر فرمایا ہے۔ ایک پس منظر بنا کر پھر وہ دعا سکھائی گئی ہے۔ اس پس منظر کے پیدا کرنے کے لئے اگر انسان کوشش کرے اگرچہ ویسا نہ بھی بن سکے لیکن کچھ تو ہو، پھر دعا کر کے دیکھے کبھی خطا نہیں جائے گی۔ میرا تو ایمان ہے کہ وہ دعا جو انبیاء نے کی اور خطا نہ گئی اگر اسی درد اور اسی جذبے کے ساتھ کی جائے تو کبھی خطا نہیں جائے گی۔ ہم نے تو دیکھا ہے وہ اچھے ڈاکٹر جو نسخے بیان کرتے ہیں اور اس کے ساتھ تفصیل سے بتاتے ہیں کہ یہ یہ باتیں ہوں تو نسخہ کارگر ہوگا۔ ان کا نسخہ واقعی کارگر ہوتا ہے۔ میں ہومیو پیتھک کا شوق رکھتا ہوں اور میں نے دیکھا ہے کہ بعض ڈاکٹر جو نسخہ بتاتے ہیں شاذ ہی وہ کبھی کامیاب ہو لیکن بعض جو تفصیل سے بتاتے ہیں کہ یہ یہ باتیں ہوں تو کامیاب ہوگا وہ ضرور کامیاب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے بہتر کون ڈاکٹر ہو سکتا ہے جو انسان کی ہر اصلاح کے لئے ہمیں قرآن کریم جیسا نسخہ عطا فرماتا ہے۔ پس آپ غور سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیکھیں تو حیران ہوں گے کہ ہر دُعا کا پس منظر بیان ہوا ہے وہ ساری ادائیں تفصیل سے زیرِ بحث لائی گئی ہیں جن پر نظر رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ان دعاؤں کو قبول فرمایا۔

فرشتوں کی دُعا

اب ایک دلچسپ دُعا ایسی ہے جو بندے نہیں کر رہے بلکہ فرشتے کرتے ہیں فرمایا (-) (المومن آیت: ۸) کہ ہم نے بعض ایسے ملائک پیدا کئے ہیں جو عرش کو سنبھالے ہوئے ہیں (-) اور جو کچھ بھی اس کے ارد گرد ہے (-) وہ خدا کی تسبیح اس کی حمد کے ساتھ کرتے ہیں (-) وہ اس پر پوری طرح ایمان لاتے ہیں (-) اور جو لوگ بھی ایمان لائے ہیں وہ ان کے لئے استغفار کرتے رہتے ہیں۔

اس آیت کا اکثر مفسرین یہ ترجمہ کرتے ہیں کہ گویا (اللہ تعالیٰ پناہ دے) عرش آسمان پر کہیں کوئی ایسا تخت ہے جس پر خدا بیٹھا ہوا ہے اور اس کو کچھ فرشتے کندھوں پر اٹھائے ہوئے ہیں اور یہ ان فرشتوں کی دُعا ہے۔ یہ بالکل ایک جاہلانہ تصوّر ہے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ساری کائنات کو اٹھائے ہوئے ہے۔ اس کو اٹھانے والا کون ہے۔ اس لئے عرش سے مراد ہرگز کسی قسم کا جسمانی عرش نہیں۔ عرش کے مختلف معانی ہیں۔ قرآن کریم میں مختلف جگہ عرش مختلف معانی میں استعمال ہوا ہے۔ اور عرش سے نظامِ کائنات بھی مراد ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب ہم نے زمین و آسمان کو پیدا کیا۔ اس کے بعد (-) پھر اللہ تعالیٰ نے عرش پر استویٰ کیا تو عرش سے مراد وہ ساری کائنات تھی اور اس کا نظام تھا جس کو خدا نے پیدا کیا اور پھر اس کو سنبھال لیا اور اس کا انتظام چلایا۔ پس وہ طاقتیں جو نظامِ کائنات کو چلانے والی طاقتیں ہیں اور نظامِ کائنات کی جب ہم بات کرتے ہیں تو وہ صرف ظاہری نظامِ کائنات نہیں بلکہ رُوحانی نظامِ کائنات بھی ہے اور یہاں غالباً اسی کا ذکر ہے کہ وہ خدا کے پیدا کردہ فرشتے یا وہ طاقتیں جو رُوحانی نظامِ عالم کو چلانے کی ذمّہ دار ہیں وہ خدا کی حمد کرتی ہیں اس کی تسبیح کرتی ہیں اور پھر یہ عرض کرتی ہیں کہ اے خدا مومنوں سے مغفرت کا سلوک فرما۔

فرشتوں کی طرف زیادہ دھیان اس لئے جاتا ہے کہ یہاں اپنے لئے انہوں نے استغفار نہیں مانگی۔ اس آیت کا یہ ترجمہ بھی ممکن تھا کہ خدا کے فرشتہ صفت انسان یہ دُعا کرتے ہیں لیکن فرشتہ صفت انسانوں میں سب سے بڑھ کر تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم تھے وہ پہلے اپنے لئے استغفار فرماتے تھے پھر مومنوں کے لئے استغفار فرماتے تھے۔ چونکہ ملائکہ کو بدی کی طاقت نہیں ہے، ان کو اختیار ہی نہیں ہے اس لئے وہ اپنے لئے استغفار کر ہی نہیں سکتے۔ ان کے لئے بے اختیاری کی بات ہے۔ پس اس لئے یہاں ترجمہ یہی کرنا پڑے گا کہ ایسے فرشتے جو رُوحانی نظام کو چلانے والے ہیں ان کا دل بھی چاہتا ہو گا کہ ہم بھی استغفار کریں اور چونکہ ان پر استغفار اطلاق نہیں پاتی۔ اس لئے وہ خدا کے مومن بندوں کے لئے استغفار کرتے ہیں اور استغفار اس طرح کرتے ہیں (-) اے ہمارے رب! (-) تو نے اپنے علم اور رحمت کے ذریعے ہر چیز پر احاطہ کر لیا ہے تیرا علم بھی ہر چیز پر حاوی ہے اور تیری رحمت بھی ہر چیز پر حاوی ہے (-) پس ان لوگوں کے لئے مغفرت کا سلوک فرما جو توبہ کرتے ہیں (-) اور جو تیرے رستے پر چلتے ہیں (-) اور ان کو آگ کے عذاب سے بچا (-) اے ہمارے رب ان کو ہمیشگی کی جنتوں میں داخل فرما دے۔ وہ جنتیں جن کا تُو نے ان سے وعدہ کر رکھا ہے اور ان کو بھی جو ان کے آباؤ اجداد میں سے اچھے لوگ تھے (-) اور ان کی اولادوں کو بھی (-) یقیناً تُو غالب علم رکھنے والا اور صاحبِ حکمت ہے (-) اور ان کو بدیوں سے بچا (-) آج اگر تُو کسی کو بدیوں سے بچا دے تو تُو نے اس پر بہت رحم فرمایا (-) اور یہ بہت ہی بڑی کامیابی ہے۔ (سورۃ المومن آیات ۹، ۱۰)۔

ان آیات میں دو باتیں ایسی ہیں جو میں خاص طور پر آپ کے سامنے رکھنی چاہتا ہوں۔ اگرچہ ملائک کے متعلق قطعی طور پر یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ وہ بنی نوع انسان اور مومنوں کے لئے استغفار کرتے ہیں۔ لیکن حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم بھی تمام بنی نوع انسان کے لئے خصوصاً مومنوں کے لئے استغفار کرتے تھے اور چونکہ آپ ہی رحمۃٌ للعالمین تھے اس لئے جب میں یہ پڑھتا ہوں کہ (-) اے ہمارے رب تو ہر چیز پر اپنی رحمت کے ذریعہ عام ہو گیا ہے تو وہ پہلا نبی جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تمام بنی نوع انسان کے لئے عام کی گئی وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم تھے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کے استغفار کا بھی اس میں ذکر ہے اور آپ کی رحمت جو تمام بنی نوع انسان پر پہنچی ہے وہ آپ کی دُعاؤں کے ذریعے زیادہ پہنچی ہے کیونکہ براہِ راست آپ کا تعلیم کے ذریعے سے تو فیض عام نہیں ہوا۔ (-) تعلیم کا ذکر ہے اور (-) آپ کی برکتوں کا ذکر ہے۔ پس ایک ہی نبی جس کی تعلیم بھی تمام بنی نوع انسان کے لئے عام تھی اور جس کی رحمت بھی عام تھی وہ حضرت محمد رسول اللہ تھے۔ اگرچہ تعلیم تو سب جگہ نہیں پہنچ سکی اور آج بھی نہیں پہنچ سکی۔

آج بھی جس مُلک میں ہم بیٹھے ہوئے ہیں اس مُلک کے اکثر باشندے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی اس تعلیم سے غافل ہیں جو تمام بنی نوع انسان کے لئے تھی۔ لیکن آپ کی رحمت ضرور پہنچی ہے اور رحمت اگلوں کو بھی پہنچی ہے، پچھلوں کو بھی پہنچی ہے اور تمام عالم کو پہنچی ہے۔

ارتقاء کے مختلف پہلو

اس مضمون کو سمجھنے کے لئے آپ کو یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ یہ ہماری طرف سے محض دعویٰ نہیں ہے بلکہ ایک حقیقت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کو مقصودِ کائنات بتایا گیا ہے اور چونکہ شریعت نے ترقی کرتے ہوئے بالآخر جس طرح ارتقاء انسان تک پہنچا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی تعلیم تک پہنچنا تھا گویا (-) شریعت کا ارتقاء ہے اسی پہلو سے جو پہلے لوگ تھے ان سب کو جو تربیت دی گئی وہ اسی طرف قدم بڑھانے کی غرض سے تربیت دی گئی اور تمام دُنیا میں یہاں جہاں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعت نازل ہوئی اور رحمت کے نزول ہوئے ان سب کو بالآخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کی طرف سے پیدا کی جانے والی عالمی برادری کا حصّہ بننے کے لئے تیار کیا جا رہا تھا۔ پھر جس طرح درخت کو پھل لگتا ہے تو ہم سمجھتے ہیں کہ یہ اپنی مراد کو پہنچ گیا لیکن پھل لگنے کے بعد تو اس کی خدمت نہیں کی جاتی۔ درخت کی خدمت تو بیج ڈالتے وقت بلکہ بیج ڈالنے سے پہلے شروع کر دی جاتی ہے، جب آپ مٹی کھودتے ہیں اس کو نرم کرتے ہیں، جب آپ کھاد کا انتظام کرتے ہیں اور پانی کا انتظام کرتے ہیں۔ ابھی بیج بویا بھی نہیں تو یہ سب انتظام شروع ہیں۔ پھر بیج بوتے ہیں پھر وہ درخت بنتا ہے اور مسلسل ان کی نگہداشت جاری رہتی ہے۔ یہاں تک کہ بالآخر وہ پھل پیدا کرنے لگ جاتا ہے۔ پس حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلّم کا فیض اگر زمانے میں پچھلوں کو پہنچا اور کائنات میں بھی ہر جگہ عام تھا تو یہ کوئی فرضی دعویٰ نہیں ہے بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کو مخاطب کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا (-) کہ اے میرے بندے! اگر تجھے پیدا کرنا مقصود نہ ہوتا تو میں کائنات کو پیدا نہ کرتا کیونکہ اس کائنات کا پھل تُو ہے اس کا مقصود تُو ہے تجھ جیسا میں نے پیدا کرنا تھا، بیچ میں دوسرے بھی پیدا ہو گئے۔ اور درخت کے پھل کے لئے لکڑی بھی تو پیدا ہوتی ہے، پتے بھی تو پیدا ہوتے ہیں، اور ان کے مختلف فوائد بھی دُنیا کو پہنچتے ہیں تو یہ وہ معنی ہے جس معنے میں میں سمجھتا ہوں کہ فرشتے خدا سے عرض کرتے ہیں کہ اے خدا تیری رحمت اور علم تو سب دُنیا میں اب عام ہو چکی ہے (-) اس لئے ہر اس شخص پر رحم فرما اس کی توبہ قبول کر جو تیری توبہ سے جھکتا ہے اور اسے آگ کے عذاب سے بھی بچا۔

یہاں (-) اس دعا میں فرشتے یہ عرض کرتے ہیں (-) یہاں یوم سے مراد زمانہ ہے۔ عام طور پر تو عقل میں یہی بات آنی چاہیئے کہ جس زمانے میں بھی خدا کسی پر رحم کرے، وہ اس میں کسی کو بخش دے تو بہت اس نے رحم کیا (-) فرشتے یہ کیوں کہتے ہیں کہ آج جس کو تُو بخش دے وہ مراد کو پہنچ گیا۔ مراد یہ ہے کہ جو زمانہ محمد مصطفیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم میں بخشا جائے اس کی کیا ہی شان ہے یہ وہ زمانہ ہے جو خدا سے رحمت طلب کرنے والا اور خدا کی طرف توبہ کے ساتھ رجوع کرنے کا زمانہ ہے۔ دوسرے اس آیت کے ذریعہ ہمیں (-) یعنی تُو نے رحم کیا، کی ایک ایسی تشریح معلوم ہوئی جو اس سے پہلے معلوم نہیں تھی۔ ہم دُعا کرتے ہوئے یہ کہتے ہیں (-) یہ قرآن کریم کی دُعا ہے جو ہمیں سکھائی گئی ہے (-) ہم سے درگذر فرما (-) اور ہمیں بخش دے (-) اور ہم پر رحم فرما۔ عام طور پر دُعا کرنے والا یہ سمجھتا ہے کہ رحم سے مراد یہ ہے کہ ہماری حالت زار ہے جس طرح فقیر کہتا ہے کہ بھوکے ہیں ننگے ہیں کچھ ڈال دے کچھ دے دے۔ رحم فرما لیکن رحم کا معنیٰ یہاں اس سے بہت زیادہ گہرا ہے۔ چنانچہ ملائکۃ اللہ نے آخر پر جا کر اپنی دُعا کے دوران اس مضمون کو کھولا۔ وہ عرض کرتے ہیں (-) کہ اس زمانے میں یعنی شریعتِ محمدیہ کے زمانے میں جس کو تُو بدیوں سے بچا دے۔ اس پر تُو رحم فرماتا ہے یعنی تیرے رحم

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کا مطلب ہے: کسی کو بدیوں سے بچانا اور خصوصاً زمانہ نبوی میں جو شخص بدیوں سے بچا رہے، کیونکہ سب سے بڑی آزمائشیں بدیوں کے لئے زمانہ نبوی میں مقدر تھیں۔ وہی جس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ تو نے اس پر رحم فرمایا۔

اب دوبارہ اس دُعا کو پڑھیں تو اس کا زیادہ واضح مضمون سمجھ میں آجاتا ہے۔ ہم کہتے ہیں ہم سے عفو کا سلوک فرما جو غلطیاں ہم کر جاتے ہیں اُن سے صرفِ نظر فرما لے گویا تُو نے دیکھا ہی نہیں (-) جو گناہ کر بیٹھے ہیں ان سے بخشش دے کس لئے تاکہ ہم اور گناہ کرتے چلے جائیں۔ نہیں (-) اور ہم پر رحم فرما۔ ان معنوں میں کہ ہمیں بدیوں سے بچالے، آئندہ بدیاں کریں ہی نہ۔

پس یہ مضمون ملائکہ کی اس دُعا سے واضح ہوا اور جیسا کہ میں نے بیان کیا تھا کہ (یہ) اس لئے کہا گیا ہے کہ آنحضرتؐ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے خود پیشگوئی فرمائی ہے کہ جیسی بدیوں کی آزمائش میری اُمت میں آنے والی ہے ویسی کبھی کائنات میں نہیں آئی۔ فرمایا میرے زمانے میں دجّال نے پیدا ہونا ہے اور فرمایا کہ دجال سے تمام انبیاء اپنی اپنی اُمتوں کو ڈراتے آئے ہیں کہ خبردار ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ جب دجّال ظاہر ہوگا۔ اور کبھی ایسی بدیاں انسان کے سامنے امتحان بن کر نہیں اُٹھ کھڑی ہوں گی جیسے اس زمانے میں کھڑی ہوں گی۔ اور اکثر انسانوں کو مغلوب کر لیں گی۔ بدیاں پیدا کرنے والے کا نقشہ بھی ایک بہت بڑے دیو ہیکل وجود کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو مذہب سے کلیّۃً عاری اور دُنیا میں بے انتہا ترقی یافتہ ہے اور جہاں تک بدیوں کی تفاصیل کا تعلق ہے وہ احادیث میں بھی اور قرآن کریم میں بھی مختلف جگہ پر ان کا ذکر ملتا ہے کہ آئندہ ایسے ایسے دن آنے والے ہیں اور یہ وہ دن ہیں جن میں سے ہم گزر رہے ہیں۔

دجّال کی علامتوں والا مُلک

پس یومئذٍ کا سب سے زیادہ تعلق اس زمانے سے ہے۔ آپ دیکھیں کہ اس دَور میں مغرب سے جیسی بدیوں کے سیلاب نکلے ہیں اور دُنیا کو ڈبوتے چلے گئے ہیں۔ اس سے پہلے کسی زمانے میں کوئی اس کی نظیر نہیں ملتی۔ جس مُلک میں آپ بیٹھے ہیں یہ بعینہٖ اس نقشے کی تصویر ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دجال کی اداؤں کے متعلق کھینچا تھا۔ چودہ سو سال پہلے آپ نے فرمایا کہ اس کی داہنی آنکھ نہیں ہوگی یعنی رُوحانیت سے اور تقویٰ سے اور اللہ کی محبت سے وہ عاری ہوگا لیکن بائیں آنکھ بہت بڑی اور بہت روشن اور اتنی بصیرت والی ہوگی کہ وہ پاتال تک نظر ڈالے گی۔ زمین کے راز دیکھ لیا کرے گی۔ پس آج تک دُنیا میں کوئی طاقت امریکہ سے بڑھ کر سائنس پر عبور حاصل کرنے والی پیدا نہیں ہوئی۔ بدیاں بھی سب دُنیا میں یہیں سے نکل کر پھیل رہی ہیں اور دُنیاوی ترقیات کے لحاظ سے بھی یہی مُلک ہے جو سب سے آگے ہے۔ پس یہ دُعا پڑھیں تو سوچیں کہ یہاں یومئذٍ سے کون مراد ہیں۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو آئے تھے رحمت اور علم پھیلانے کے لئے، مگر اس اُمت میں ایک ایسا دور بھی آنا تھا جبکہ ہر طرف سیّئات نے پھیل جانا تھا تو کیسی اچھی دُعا ہمارے لئے کی گئی ہے۔ ابھی ہم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ عرش پر خدا کے فرشتے اس زمانے کو یاد کرکے ہمارے لئے دُعائیں کرتے تھے کہ اے خدا اس دَور میں دُعاؤں کی مدد کے بغیر وہ بچ نہیں سکیں گے۔ بہت بڑی ذمّہ داریاں ان پر ہوں گی اور کمزور لوگ ہوں گے۔ ان کے مقابل پر اتنی بڑی طاقتیں ظاہر ہوں گی کہ تو خود فرماتا ہے کہ ایسی طاقتیں کبھی دُنیا میں جاری نہیں کی گئیں۔ اس لئے ہم یہ عرض کرتے ہیں کہ رحم کا سلوک فرما، ان کو بدیوں سے بچانا۔

ماں باپ کو بتانے والا سب سے اہم نسخہ

پس یہاں جو ماں باپ اپنے بچوں کے متعلق، اپنی بچیوں کے متعلق فکر مند رہتے ہیں اور مجھ سے پوچھتے ہیں کہ بتائیں ہم کیا نسخہ استعمال کریں انہیں اور نسخوں سے پہلے میں سب سے بڑا نسخہ دُعا کا بتاتا ہوں اور دُعا کس رنگ میں کرنی چاہیئے یہ آپ کو قرآن کریم کی اس آیت نے بتادیا۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے، وہ فرشتے جن کے ذریعہ نظامِ رُوحانی جاری ہے جن کے کندھوں پر رُوحانی نظام چلانے کا بوجھ ہے ان کی یہ دُعا بہت ہی معنیٰ خیز دُعا ہے، گہری نظر رکھتے ہوئے انہوں نے دُعا کی ہے۔ پس ہمیں بھی اس دُعا میں شامل ہو جانا چاہیئے اور جس طرح اُنہوں نے اس کی تفصیل بتائی ہے اس کا پس منظر سکھایا ہے۔ ان معنوں میں یہ دُعا اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے کیا کریں۔

سواری کی دُعا

ایک اور دُعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود آنحضورؐ کو اور آپ کے صحابہؓ کو سکھائی۔ یہ سواری کی دُعا ہے (-) الزخرف ۱۴، ۱۵) کہ وہ لوگ جب سوار ہوتے ہیں تو سوار ہوتے پر خدا سے یہ دُعا مانگتے ہیں (-) فرمایا: جب تم سواریوں پر چڑھ جایا کرو اور قرار پکڑ لیا کرو۔ تب یہ کہا کرو (-) پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے لئے مسخر فرمادیا (-) ہم تو اس لائق نہیں تھے کہ اس سواری کو اپنے تابع کرسکیں۔ مقرنین کا مطلب ہے۔ لگام ڈال سکیں۔ مسخر کرنا۔ جیسے کسی چیز کو ہمیشہ کیلئے دائمی طور پر اپنا غلام بنا لیا جائے اور اپنے مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے۔ اور وہ چیز مجال نہ رکھتی ہو کہ مالک کی مرضی کے خلاف کوئی بات کر سکے۔

یہ مضمون ہے جو تسخیر کے تابع ہے اور اسی کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا (-) ہم ہرگز طاقت نہیں رکھتے تھے کہ اسے اپنے تابع فرمان کر سکتے (-) اور یقیناً ہم اپنے رب کی طرف ہی لوٹ کر جانے والے ہیں۔

یہ دُعا بھی اسی زمانے کے ساتھ خصوصیت سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ پہلی سواریاں جو انسان کے لئے بنائی گئی تھیں یعنی جانور۔ ان میں اور موجودہ سواریوں میں بہت بڑا فرق پڑ چکا ہے۔ یہ سواریاں غیر معمولی طور پر طاقتور ہیں اور ان کا تعلق بھی اسی دجّال سے ہے جس کے متعلق میں ابھی دُعا پڑھ چکا ہوں۔ اس لئے گو یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ یہ دُعائیں آگے پیچھے اسی لئے رکھی گئیں کہ اسی زمانے کی دعائیں ہیں کیونکہ سورۃ الگ الگ ہے لیکن خواہ کوئی اسے حسنِ اتفاق سمجھے خواہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص تقدیر سمجھے، امرِ واقعہ یہی ہے کہ جہاں پہلی دُعا کا ذکر ہے اور آخری زمانے کی بدیوں کا ذکر ہے وہاں اس کے معًا بعد جو دوسری دُعا ہمیں قرآن کریم میں ملتی ہے وہ یہی دُعا ہے۔ اس لئے میرا رجحان اس طرف ہے کہ یہاں موجودہ زمانے کی سواریاں خصوصیت سے پیشِ نظر ہیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں سکھاتا ہے کہ جب ان سواریوں پر بیٹھا کرو تو یہ دُعا کیا کرو کہ بظاہر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہم نے قابو کر لی ہیں۔ لیکن امرِ واقعہ یہ ہے کہ تیرے ہی قابو ہیں، اگر تیرا قانونِ قدرت ساتھ نہ دے تو یہ سواریاں ہرگز ہمارے قابو نہیں آسکتیں۔ اور واقعہ یہی ہے کہ موجودہ دَور میں جب بھی سائنسدانوں نے تکبّر کئے ہیں اور خصوصاً سواریوں کے معاملے میں تو ہمیشہ ان کو مُنہ کی کھانی پڑی ہے۔

انگلستان میں ایک بہت بڑا جہاز بنایا گیا۔ اتنا شاندار کہ کہتے تھے کبھی ایسا جہاز نہ بنا اور شاید آئندہ بھی نہ بن سکے۔ اور انگلستان کو بہت ہی فخر تھا کہ ایسا مسافر جہاز جو انگلستان سے امریکہ تک سفر کرے گا پہلے کبھی اس کا تصوّر نہیں تھا۔ ہر قسم کی سہولت تھی، ہر قسم کے خطرات سے بچنے کا انتظام تھا، اور بڑے شان اور تکبّر کے ساتھ انہوں نے روانہ کیا اور وہ اپنے پہلے تجرباتی سفر میں ہی غرق ہو گیا اور بے شمار لوگ اس کے ساتھ غرق ہو گئے جو بڑی شان کے ساتھ اس پہلے تاریخی سفر میں شامل ہو رہے تھے۔ جہازوں کا بھی اعتبار نہیں ہے۔ اعتبار ہو بھی تو قانونِ قدرت کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ جب طوفان اُٹھ کھڑے ہوتے ہیں تو انسانی بنائی ہوئی مشینیں ان کے سامنے بالکل ایک پرِکاہ کی حیثیت رکھتی ہیں، جس طرح ایک چھوٹا سا خاک کا ذرّہ ہو یا ایک تنکا ہو وہ اڑتا پھرے ایسی حیثیت ہو جایا کرتی ہے۔

اس لئے احمدیوں کو خصوصیّت سے یاد رکھنا چاہیئے کہ ہر سواری پر سوار ہونے کے بعد یہ دُعا کیا کریں، لیکن اس کے ساتھ ایک اَور بھی کلمہ زائد فرمادیا گیا ہے۔ جو بہت ہی پرلطف کلمہ ہے وہ یہ ہے (-) ہم نے آخر خدا ہی کی طرف جانا ہے۔ بہت گہرا مضمون ہے جو اس کلمہ میں بیان فرمایا گیا۔ ایک یہ کہ سواریوں پر بیٹھتے ہوئے، اور خصوصاً خطرناک سواریوں پر بیٹھتے ہوئے خدا کے (صاحبِ ایمان) بندے دعائیں تو کرتے ہیں لیکن ڈرتے نہیں ہیں۔ وہ دُعا کرنے کے ساتھ یہ بھی کہتے ہیں کہ اے خدا یہ تو عارضی سفر ہے اصل سفر تو ہمارا تیری طرف ہونا ہے۔ ہم نے بالآخر تجھ تک پہنچنا ہے، اس لئے اگر تیری مرضی یہ ہو کہ یہ جہاز غرق ہو جائے، ہم اپنے وطن واپس نہ بھی جاسکیں تو اصل وطن تو وہ ہے جہاں تو ہے۔ جہاں تجھ سے جاکر ملنا ہے اس لئے ہم یقین رکھتے ہیں (-) ہم تو یقیناً اپنے رب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔

ہوائی جہاز کا ایک یادگار تجربہ

اس کا ایک دلچسپ تجربہ مجھے بھی ہوا۔ ۱۹۶۵ء میں جب میں سری لنکا گیا تو جس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہاز پر میں سوار تھا اسی میں میرے ساتھ سری لنکا کے ایک کیبنٹ منسٹر بھی تھے اور جب ہم سری لنکا پہنچنے لگے تو اس سے چند منٹ پہلے ایسا خوفناک طوفان آیا کہ میں نے کبھی اس سے پہلے جہاز میں ایسا خوفناک منظر نہیں دیکھا تھا۔ سارے جہاز میں کہرام مچ گیا۔ چیخم دھاڑ اور دعائیں۔ کوئی بیوی بچوں کو یاد کر رہا تھا۔ کوئی خدا کو یاد کر رہا تھا اور جہاز بے حد اونچا نیچا ہو رہا تھا اور میں اطمینان سے بیٹھا ہوا تھا۔ مجھے یہ دعا یاد تھی اور میں بالکل ایک ذرّہ بھی فکر میں مبتلا نہیں ہوا۔ خیر خدا نے فضل کیا، کچھ دیر بعد ہم اس طوفان سے گزر گئے۔ جب نیچے اترنے لگے تو اس نے مجھے کہا کہ تم کون ہو۔ میں نے کہا میں (دینِ حق کو ماننے والا) ہوں۔ کہتا ہے اس میں اور بھی تو بہت سے (دینِ حق کو ماننے والے) ہیں۔ تم کونسے (۔) ہو خیر میں اس کی بات سمجھ گیا۔ میں نے اس کو بتایا۔ کہتا ہے میں حیران ہوں کہ سارا جہاز ایک قیامت کا نمونہ دکھا رہا تھا اور تم آرام سے بیٹھے ہوئے تھے۔ تمہیں کچھ بھی پتہ نہیں تھا۔ میں نے کہا کہ اس لئے (۔) ہم اپنے رب کی طرف لوٹائے جائیں گے۔ اسی رب) نے ہمیں پیغام دیا ہے کہ یہ چھوٹے چھوٹے سفر تو ہم بعض منازل کو پیشِ نظر رکھ کر کرتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ ہمیں یاد کراتا ہے کہ اپنی آخری منزل نہ بھول جانا۔ وہ منزل اصل ہے۔ دائمی مقام ہے۔ تم نے لوٹ کر وہیں آنا ہے، تو میں یہ سوچ رہا تھا کہ آج چلے جائیں کل چلے جائیں جانا تو وہیں ہے فرق کیا پڑتا ہے تو (صاحبِ ایمان) کو یہ دعا اور اس کے بعد کا یہ جملہ غیر معمولی تقویت دیتی ہے۔ اوّل تو یہ کہ اس دعا کی برکت سے میرا ایمان ہے کہ بہت سے حادثات سے (صاحبِ ایمان) بچایا جاتا ہے اور جہاں مقدّر ہو بھی وہاں بڑی شان اور طمانیت کے ساتھ خدا کے حکم کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتا ہے۔ پس دعائیں وہی کیا کریں جو انعام یافتہ لوگوں کی دعائیں ہیں۔ مگر انعام یافتہ لوگوں کی اداؤں کے ساتھ ان کے مضامین میں ڈوب کر دعائیں کیا کریں۔ یہ دعا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھائی گئی تھی اس لئے ساتھ ہی اس کے گہرے مطالب بھی بتا دیئے گئے جن کو آپ سے بہتر اور کوئی نہیں سمجھ سکتا تھا کہ تُو اور تیرے ساتھی یہ دعائیں تو کرو گے لیکن ہمیشہ یہ یاد رکھتے ہوئے کہ بالآخر خدا ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

اب ایک دعا ہے جسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ "الانسان" کی دعا۔ الانسان سے مراد انسان کامل کی دعا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اسی طرح اس دعا کو پیش فرمایا ہے اور اس سے میں سمجھتا ہوں کہ یقیناً یہ حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا ہے۔ اس میں الانسان کے لفظ کے سوا اور بھی اشارے ہیں جو اس دعا کو آنحضرتؐ کی دعا بتاتے ہیں۔ فرمایا (۔) یقیناً وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ ہمارا رب اللہ ہے۔ (۔) پھر وہ استقامت اختیار کرتے ہیں (۔) ان پر کوئی خوف نہیں آتا اور کبھی وہ اپنی ضائع شدہ چیزوں پر غم نہیں کرتے (۔) یہ مطلب نہیں کہ غم کے مواقع ان کو میسّر نہیں آتے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جب خوف آتے ہیں تو آتے ضرور ہیں لیکن وہ ان سے ڈرتے نہیں مرعوب نہیں ہوتے بلکہ ہر خوف کے وقت خدا کا خوف ان پر غالب رہتا ہے اور دنیا کے خوفوں سے ان کو بچاتا ہے۔ پھر کچھ نہ کچھ نقصان بھی پہنچتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں دوسری جگہ بیان فرمایا گیا لیکن ان نقصانوں کے نتیجے میں غم میں مبتلا نہیں ہوتے۔ جاتا ہے تو کہتے ہیں ٹھیک ہے چلا گیا اور احمدیہ تاریخ ہمیں بتاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس دور میں بھی (ایسے لوگ) پیدا ہوئے جن کا سب کچھ لوٹ لیا گیا لیکن مسکراتے رہے غم میں مبتلا نہیں ہوئے۔

ابتلاء میں ایک نوجوان کا ایمان افروز مظاہرہ

میں نے ایک دفعہ پہلے بھی خطبے میں ایک نوجوان کا ذکر کیا تھا جو ۱۹۷۴ء کے فسادات میں حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث سے ملنے آیا تھا۔ میں وقفِ جدید میں ان دنوں کام کیا کرتا تھا وہ میرے پاس بھی آگیا اور داخل ہوا تو باچھیں کھلی ہوئیں، مسکراتا ہوا، ہنستا ہوا، بہت خاص خوشی کے مزاج کے ساتھ داخل ہوا۔ اس کا نام نصیر تھا اس کو اس حال میں دیکھ کر میں نے کہا نصیر! کیا بات ہے، آج بہت کچھ تم نے پا لیا ہے جو اس طرح تم اتنے خوش ہو رہے ہو۔ اس نے کہا یہی سوال حضرت (امام جماعت احمدیہ) الثالث نے بھی مجھ سے کیا تھا اور ان کو بھی میں نے یہی جواب دیا تھا کہ آج ہم نے خدا کی راہ میں سب کچھ کھو دیا ہے، یہ خوشی ہے۔ ملیں تھیں، چاولوں کے کارخانے تھے۔ بہت خدا کے فضل سے کھاتا پیتا گھر تھا۔ انہوں نے بتایا کہ سارا دن ٹرک لا لا کر وہ بوریاں ڈھوتے رہے۔ ڈھونا پنجابی میں کہتے ہیں۔ سامان لادنا اور دوسری جگہ لے جانا۔ اور کسی نے نہیں پوچھا نہ پولیس آئی نہ کسی کو پرواہ ہوئی، یہاں تک کہ سب کچھ صاف ہو گیا۔ کارخانہ بھی برباد۔ دیواریں منہدم کر دی گئیں اور میں اب اس لئے خوش ہوں کہ بہت مزے میں ہوں کہ اب سب کچھ اللہ نے پھر دوبارہ دینا ہے۔ ہم نے تو جو کچھ تھا وہ خدا کے سپرد کر دیا۔

تو یہ مطلب ہے (۔) اس کے برعکس وہ لوگ جن میں ایمان کی کمی ہوتی ہے، ان کو آپ دیکھیں چھوٹا سا نقصان پہنچے تو جان کا ضیاع کر بیٹھتے ہیں۔ اس غم میں گھل گھل کر اپنی جان ضائع کر دیتے ہیں تو کتنا فرق ہے کتنے عظیم الشان بندے ہیں۔ (۔) خدا تعالیٰ ان کے متعلق فرما رہا ہے (۔) دیکھو میرے بندے کیسے شاندار ہیں۔ جب وہ یہ کہہ دیتے ہیں کہ اللہ ہمارا رب ہے تو پھر کسی اور کو رب نہیں مانتے۔ یہاں ربّنا اللہ میں یہ مضمون ہے۔ رب کا مطلب ہے پرورش کرنے والا۔ سب کچھ عطا کرنے والا۔ زندگی کے گزارے دینے والا۔ ادنیٰ حالتوں سے ترقی دے کر اعلیٰ حالتوں کی طرف لے جانے والا۔ رب تو وہ خدا کو کہیں مگر دنیا کی طاقتوں سے ڈر جائیں اور ان کو رب سمجھ لیں۔ خدا فرماتا ہے ایسا نہیں ہوتا۔ میرے بندے وہی ہیں جو مجھے رب کہنے کے بعد پھر میرے ہو رہتے ہیں اور نشانی ان کی کیا ہے؟ (۔) کوئی دنیا کا خوف ان پر غالب نہیں آ سکتا۔ بے خوف ہو جاتے ہیں اور جو بھی نقصان پہنچ جائے، ان کو غم نہیں ہوتا، ہمیشہ سکینت کی حالت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ کتنا عظیم الشان انسان ہے جو قرآن کریم پیدا کرنا چاہتا ہے۔

والدین کے لئے دعا

اسی لئے اس دعا کو اللہ تعالیٰ نے الانسان کی دعا کے طور پر پیش فرمایا کہ ابھی ان کی صفات بیان ہو رہی ہیں۔ دعا آگے آتی ہے۔ فرمایا (۔) یہی وہ لوگ ہیں جو جنتوں میں داخل کئے جائیں گے اور پھر ہمیشہ رہیں گے۔ ان جنتوں سے ان کو کبھی نکالا نہیں جائے گا (۔) یہ ان کے اعمال کی جزاء ہے۔ جیسا کہ وہ ہمیشہ کے لئے خدا کے ہو گئے تھے۔ خدا ہمیشہ کے لئے ان کا ہو جائے گا (۔) ہم نے الانسان کو یعنی محمد رسول اللہؐ کو انسانِ کامل کو یہ نصیحت فرمائی کہ اپنے والدین سے احسان کا سلوک کرو۔

یہاں یہ سوال ضرور اٹھتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے تو اپنے والدین کا منہ نہیں دیکھا۔ والدہ کو دیکھا لیکن تھوڑے عرصہ کے لئے، اور والد تو بعض روایات کے مطابق آپ کے پیدا ہونے سے پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ پس (والدین سے احسان) کا کیا مطلب ہے۔ یہاں دراصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کو جو نصیحت ہے وہ تمام بنی نوع انسان کو نصیحت ہے، کیونکہ انسانِ کامل کو جو نصیحت کی جائے اس میں تمام ادنیٰ انسان شامل ہو جاتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مزید کسی تمہید باندھنے کی ضرورت نہیں پڑی۔

فرمایا ہم نے انسانِ کامل سے یہ کہا تھا کہ یاد رکھو ہمیشہ والدین سے احسان کا سلوک کرنا (۔) یہ مضمون بھی عام ہے۔ دیکھ لیجئے یہاں تک یہ مضمون تمام بنی نوع انسان پر مشتمل ہے۔ آگے جا کر پھر یہ مضمون اور رنگ اختیار کر جائے گا۔ تم دیکھو کہ تمہاری ماؤں کا تم پر کتنا احسان ہے اور یا اگر لفظی ترجمہ کریں تو غائب میں مضمون بیان ہو رہا ہے وہ یہ ہے (۔) کہ ہر انسان کی ماں اسے بہت تکلیفوں سے پیٹ میں اٹھائے پھرتی ہے (۔) اور بہت تکالیف کے ساتھ جنم دیتی ہے۔ نو مہینے تک اپنے پیٹ میں پالتی ہے ایسی حالت میں کہ وہ بہت ہی ادنیٰ حالت سے ترقی کرتے کرتے انسان کی حالت تک پہنچتا ہے۔ اب آپ دیکھیں جس نے ربّنا اللہ کا دعویٰ کیا تھا اسی کی مزید صفت بیان ہوئی ہے۔ رب کا مطلب ہی یہ ہے کہ ادنیٰ سے ترقی دے کر اعلیٰ حالت تک پہنچانے والا انسانی رشتوں میں اس کی بہترین مثال ماں بنتی ہے۔ فرمایا دیکھو، اپنی ماں کی طرف دیکھو کہ ہر انسان کی ماں نے اس کو بڑی مصیبتوں سے اپنے پیٹ میں پالا۔ اور پھر بڑے خطرات کے ساتھ اس کو جنم دیا (۔) اور پیٹ میں اٹھائے پھرنے کا اور پھر وضع حمل کا اور پھر دودھ پلانے کا یہ عرصہ تیس مہینوں تک پھیلا ہوا ہے (۔) یہاں تک کہ جب وہ بلوغت کو پہنچ گیا اور چالیس سال کی عمر کو پہنچ گیا (۔) تو اس نے یہ دعا کی جو میں ابھی بیان کروں گا یہاں میں نے کہا تھا نا کہ آگے جا کر مضمون بدل جائے گا۔ ایک مضمون عام ہے جو سارے بنی نوع انسان پر مشترک ہے۔ ہر ایک کی ماں اسی طرح اس کو جنم دیتی ہے لیکن ہر شخص احسان مند

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں ہؤا کرتا۔ اب واپس حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی طرف مضمون لوٹ گیا ہے۔

ایک عام واقعہ بیان کرکے جو سب بنی نوع انسان پر مشترک ہے، پھر الانسان یعنی محمد رسول اللہؐ اس مضمون کو دوبارہ اٹھا لیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ جب وہ بلوغت کو پہنچا اور چالیس سال کی عمر کو وہ پہنچا اور چالیس سال کی عمر آپ کی نبوت کی عمر تھی۔ اس لئے چالیس سال کا لفظ استعمال ہؤا ہے۔ ورنہ ہر انسان تو چالیس سال کی عمر پر پہنچنے کے بعد تو یہ بات نہیں کہا کرتا۔ پس یقیناً قطعی طور پر یہاں حضرت اقدس محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم مراد ہیں۔ اور آپ کا نقشہ بیان فرماتا ہے کہ آپ نبوّت پانے کے بعد کیا دُعائیں کیا کرتے تھے۔

فرمایا (۔) اے میرے رب مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں جو تُو نے مجھ پر کی اور اس نعمت کو تمام کر دیا یعنی تمام کا مضمون لفظاً ظاہر نہیں مگر نبوّت میں تمام کا مضمون شامل ہوتا ہے، اس لئے میں نے لفظ تمام داخل کیا۔ آیت کریمہ فرماتی ہے (۔) اے میرے رب تُو مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس نعمت کا شکریہ ادا کر سکوں، اس کی توفیق پاؤں جو تُو نے مجھ پر فرمائی (۔) اور میرے والدین پر جو تُو نے نعمت کی ہے اس کا بھی میں شکر ادا کروں۔

اب دیکھیں یہاں والدین سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے احسان کا ذکر نہیں فرمایا اس لئے کہ آپ کے والدین پہلے گزر چکے تھے۔ یہ مضمون لگتا ہے کہ دو دھاگوں سے بُنا ہؤا ہے۔ یہ کبھی عام ہو جاتا ہے اور کبھی خاص ہو جاتا ہے۔ عام ہو جاتا ہے تو تمام بنی نوع انسان پر پھیل جاتا ہے۔ جب سِمٹتا ہے تو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ذات میں سمٹ آتا ہے۔ آپ یہ دُعا کیا کرتے تھے کہ اے خدا مجھ پر جو تُو نے اتنا بڑا احسان فرمایا مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اس کے شکر کا حق ادا کر سکوں۔ اور صرف اسی کا نہیں بلکہ اپنے والدین کی طرف سے بھی تیرا شکر ادا کروں۔ صاف ظاہر ہے کہ والدین گزر چکے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ کیا نعمت ان کو ملی ہے اور واقعۃً آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے والدین گزر چکے تھے۔ ان کو کیا پتہ تھا کہ اُن کے صُلب سے دُنیا کا سب سے بڑا انسان پیدا ہونے والا ہے اور وہ ایسے اعلیٰ مدارج تک پہنچے گا کہ کبھی کسی انسان کے تصوّر میں بھی یہ نہیں آسکتا تھا کہ کوئی شخص خدا کے اتنا قریب ہو جائے گا اور چونکہ والدین ایسی حالت میں گزرے تھے کہ وہ ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے نہ مسلمان ہو سکتے تھے اور انبیاء کو حکم نہیں ہے کہ وہ اپنے اُن والدین کے لئے دُعا کریں جن کے متعلق احتمال ہو کہ وہ مشرک ہوں گے۔ اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے دُعا نہیں کی بلکہ یہ عرض کیا ہے کہ اے خدا ان پر بھی تُو نے بہت بڑا انعام کیا ہے، اتنا بڑا انعام کہ مجھے ان کے گھر پیدا کر دیا اور وہ شکر ادا نہیں کر سکتے۔ ان کو علم نہیں ہے کہ کیا احسان تُو نے اُن پر کیا ہے۔ مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اُن کی طرف سے تیرا شکر ادا کروں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان کی مغفرت کے لئے دُعا کرنے کا اس سے اعلیٰ طریق ہو ہی نہیں سکتا تھا اور ان معنوں میں احسان کا بدلہ بھی آپ اُتار گئے۔

مضمون دیکھیں کس طرح اٹھایا گیا ہے۔ والدین کے احسان کو یاد کرو۔ والدین کے احسان کو یاد کرکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اے خدا ان کی طرف سے مجھے شکر کی توفیق عطا فرما۔

پس جن کی طرف سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم شکر ادا کر رہے ہوں کیسے ممکن ہے، میں تو یقین نہیں کر سکتا کہ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت کا سلوک نہ فرمائے (۔) اور شکر کی تعریف فرما دی۔ جو ہم زبانی شکر ادا کرتے رہتے ہیں یہ تو کوئی شکر نہیں۔ فرمایا شکر کس طرح ادا کروں (۔) میں ہمیشہ ایسا عمل کروں کہ جس کے نتیجے میں تو راضی ہوتا رہے۔ اس میں شکر کا فلسفہ بھی بیان ہو گیا۔ ایک انسان شکر اس لئے کرتا ہے کہ کوئی شخص اس پر احسان کرتا ہے اور وہ چاہتا ہے کہ اس احسان کا بدلہ چکا سکے۔ خدا کو آپ احسان کا بدلہ نہیں دے سکتے، لیکن احسان کا بدلہ چکانے کی رُوح یہ ہے کہ جب آپ احسان اتارتے ہیں تو اگلا راضی ہوتا ہے جب آپ کو کوئی تحفہ دے اور آپ اس سے بڑھ کر تحفہ دیں۔ تحفے تو عارضی چیزیں ہیں۔ بعض دفعہ کوئی استعمال بھی نہیں کرتا۔ کسی اور کو دے دیتا ہے یا پھینک دیتا ہے یا اس کے کام کی چیز ہی نہیں ہوتی لیکن وہ راضی ہو جاتا ہے۔ اگر محبت سے ایک ذرّہ بھی کسی کو تحفہ دیا جائے تو وہ راضی ہو جاتا ہے تو کیسا عُمدہ گہرا لطیفیاتی نکتہ بیان فرمایا۔

فرمایا کہ اب میں تجھ پر تو احسان کر نہیں سکتا لیکن تجھے راضی تو کر سکتا ہوں اور احسان کا بدلہ تو اسی لئے چکایا جاتا ہے کہ کوئی راضی ہو جائے۔ پس اب تو ایسا فیصلہ فرما کہ ایسے عمل کی تُو مجھے خود توفیق عطا فرما دے۔ مجھے معلوم نہیں کہ کس کس عمل سے تُو راضی ہوگا۔ جس عمل سے بھی تُو راضی ہوتا ہے۔ وہی عمل میں کرتا چلا جاؤں اور ساری زندگی میں تیری رضا حاصل کرتا رہوں۔ تجھے خوش کرتا رہوں (۔) اور یہی نہیں میری ذرّیت کو بھی صالح بنا دے اور اس ذرّیت میں آپ سب شامل ہیں۔ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی جسمانی اولاد نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان جنہوں نے آپ سے تعلق جوڑنا تھا یا آئندہ جوڑیں گے وہ سارے اس دُعا میں شامل ہو جاتے ہیں (۔) دیکھیں ناں! اب بات کس طرح کھل گئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم عرض کرتے ہیں کہ تُو تو جانتا ہے کہ میں تیری طرف لَوٹ آیا ہوں۔ میں تو ایسی توبہ کر چکا ہوں کہ کبھی کسی نے ایسی توبہ نہیں کی ہوگی (۔) اور مجھے کوئی نہیں چاہیئے (۔) (احقاف ۱۴ تا ۱۶) میں یہ دعویٰ کر سکتا ہوں کہ ہاں میں مسلمان ہوں۔ پس اس کے نتیجے میں میرے بعد میں آنے والے تعلق رکھنے والوں سے بھی احسان کا سلوک فرما اور ان کو بھی ایسے اعمال کی توفیق بخش جن کے ذریعے تو راضی ہو جائے۔

پس اسی دُعا پر میں آج کا خطبہ ختم کرتا ہوں لیکن میں آپ کو ایک دفعہ پھر توجہ دلاتا ہوں کہ اس دُعا کی دُنیا میں ہر جگہ ہر دَور کے انسان کو ضرورت رہی ہے لیکن جیسی آج کے دَور میں، اس دُنیا میں، اس جگہ جہاں سے میں یہ خطبہ دے رہا ہوں اس دُعا کی ضرورت ہے۔ شاید کبھی کسی اور جگہ ایسی دُعا کی ضرورت نہ پڑی ہو۔ ایسے ظالم ماحول میں آپ بس رہے ہیں جس کی فضا زہریلی ہے۔ جب بچے سانس لیتے ہیں تو دو قسم کی (آلودگی) POLLUTION میں مبتلا ہوتے ہیں۔ ایک (آلودگی) POLLUTION تو بنی نوع انسان کو نظر آرہی ہے۔ اور اس کے خلاف اُن کے دماغ روشن ہو گئے ہیں۔ وہ اُٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ کسی طرح وہ اس (آلودگی) POLLUTION کو کم کریں۔ اس فضا کی وہ آلودگی جو جراثیم کے ذریعے، خاک کے ذرّوں کے ذریعے، دھوئیں کے ذریعے، زہریلی گیسوں کے ذریعے دُنیا کو نظر آتی ہے، اُس سے وہ بڑے سخت متنبہ ہو چکے ہیں اور کوشش بھی کر رہے ہیں لیکن ایک آلودگی ایسی ہے جو اس سے بہت زیادہ ہلاکت کرنے والی ہے اور وہ رُوح کو ہلاک کرنے والی آلودگی ہے اور وہ اس فضا میں اتنی زیادہ ہے کہ اگر ان کو پتہ لگے کہ کس فضا میں دم لے رہے ہیں تو اس خوف سے ان کے دم نکل جائیں کہ کیا ہوا ہے جو ہم اپنے سانسوں میں لے رہے ہیں، اس کی طرف کوئی توجہ نہیں۔

پس جب آپ دُعا کیا کریں تو اس رنگ میں دُعا کیا کریں کہ آپ نے بھی اس آلودگی سے بچنا ہے اور اپنے ساتھیوں کے لئے بھی دُعا کیا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس آلودگی سے ان کو بھی بچائے۔ کیونکہ یہ فضا واقعۃً بہت گندی ہے۔ میں نے بہت سے احمدی ماں باپ کو روتے دیکھا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس طرح ہماری بچی ہاتھ سے نکل گئی۔ اس طرح بچہ ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے۔ اس کے نظریات تبدیل ہو جاتے ہیں۔ زندگی کے متعلق اس کا تصوّر بدل جاتا ہے، اور کوئی نصیحت اس پر کام کر نہیں سکتی۔ وہ اور رنگ میں دیکھ رہا ہوتا ہے، ماں باپ اور رنگ میں دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ پس ایسی حالت میں دُعاؤں ہی کا سہارا ہے اور دُعا کے علاوہ اور بھی باتیں ہیں جو میں بعض دوسری جگہ بیان کرتا چلا آیا ہوں اور آئندہ بھی بیان کروں گا مگر ہمارا سب سے طاقتور سہارا دعا ہے اور دُعاؤں میں سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ دُعا جو میں نے آپ کے سامنے پڑھ کر سنائی ہے۔ امریکہ کے حالات میں اور باقی دُنیا کے حالات میں بھی آج کی سب سے بڑی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے۔ اس دُعا کا حق ادا کرتے ہوئے۔ اس میں ڈوبتے ہوئے، خاص سوز کے ساتھ اپنے لئے اور اپنی آئندہ نسلوں کے لئے دُعا کیا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان دُعاؤں کو قبول فرمائے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ سابق سوویت یونین کی آزاد ریاست ازبکستان کی فضائی کمپنی نے کراچی میں اپنا دفتر کھول لیا ہے۔ کسی سابق سوویت آزاد ریاست کا یہ پہلا فضائی دفتر ہے جو پاکستان میں کھولا گیا ہے۔

○ پاکستان ایران اور ترکی کی علاقائی تعاون کی تنظیم ای سی او کا پہلا سربراہی اجلاس ۱۶، فروری کو تہران میں منعقد ہوگا۔ اس میں آذربائی جان، ترکمانستان اور ازبکستان کے سربراہ بھی شرکت کریں گے۔ خیال ہے کہ تاجکستان سمیت تینوں اور ریاستیں بھی اس تنظیم میں شرکت کریں گی۔ اس سربراہی ملاقات میں محصولات کے ترجیحی سمجھوتے جہاز رانی، بنکنگ، ریلوے، ڈاک و تار اور فضائی سمجھوتوں کے علاوہ صحت اور دیگر معاملات میں بھی تعاون کے سمجھوتوں پر دستخط کئے جائیں گے۔

○ وزیراعظم تہران کی سربراہی کانفرنس کے بعد قطر کا تین دن کا دورہ کریں گے۔

○ وزیراعظم نے لاہور میں متحدہ عرب امارات کے صدر شیخ زید بن سلطان النہیان سے ملاقات کی۔ بعد میں تاریخی شاہی قلعے میں ان کے اعزاز میں ضیافت دی۔

○ دادو کے قریب ریل گاڑیوں کی ٹکر سے ۵، افراد ہلاک اور ۲۰، زخمی ہوگئے قابلی شاہ ریلوے سٹیشن پر مسافر پسنجر ٹرین کھڑی تھی کہ مال گاڑی نے اسے ٹکر مار دی۔

○ حکومت ہارس ٹریڈنگ کو روکنے کے لئے نیا قانون بنانے کی تیاری کر رہی ہے اس کے مطابق پارلیمانی لیڈر کی اجازت کے بغیر پارٹی تبدیل کرنے والے کی رکنیت ختم کر دی جائے گی۔

○ وزیراعظم نے اپنی کار خود ڈرائیو کرتے ہوئے لاہور شہر کا دورہ کیا اور سڑکوں وغیرہ کی تعمیرات کا معائنہ کیا اور ناقص تعمیرات کرنے پر ایل ڈی اے کے ڈائریکٹر جنرل کو فوری طور پر تبدیل اور تین افسروں کو معطل کر دیا۔

○ بی بی سی نے تبصرہ کیا ہے کہ مسئلہ کشمیر عالمی سطح پر ایک بار پھر زندہ ہو گیا ہے اب بھارت کو مقبوضہ کشمیر میں اپنے نظام کا جواز ثابت کرنا مشکل ہو جائے گا۔

○ مغربی اخبارات نے لکھا ہے کہ کنٹرول لائن پر کشمیریوں کا مجاہدانہ جذبہ اور سرفروشی کی امنگ قابل دید تھی۔ دوبارہ ایسی کوشش سے پاکستان کو بھارت کے ساتھ جنگ کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔

○ لاہور میں کشمیر کے حق میں عورتوں اور نوجوانوں نے مظاہرے کئے۔

○ سندھ کے وزیراعلیٰ جام صادق علی کی طبیعت بہتر ہو رہی ہے ڈاکٹروں نے ان کا معائنہ کیا۔ سرکاری ذرائع نے ان کے استعفے کی خبروں کی سختی سے تردید کی ہے۔ اور کہا ہے کہ جام صاحب تا زندگی وزیراعلیٰ رہیں گے۔

○ کنٹرول لائن عبور کرنے سے روکنے والوں کے خلاف حکومتی کارروائی کرنے والوں کے خلاف جے کے ایل ایف کے سربراہ امان اللہ نے ہڑتال کرنے کی اپیل کی ہے۔ پورے آزاد کشمیر میں مظاہرے کئے جائیں گے۔

○ آزاد کشمیر کے وزیراعظم سردار عبدالقیوم نے کہا ہے کہ کنٹرول لائن پر جوانوں کو مروانے والے اب ہڑتال کا کہہ کر آزاد کشمیر میں بدامنی پھیلا رہے ہیں۔

○ لیڈی ریڈنگ ہسپتال پشاور میں ڈاکٹروں کی ہڑتال کے باعث ۱۰ مریض ہلاک ہوگئے۔ ہلاک شدگان میں ایک خاتون اور دو بچے شامل ہیں

○ اپوزیشن لیڈروں نے کشمیر کی آزادی کے بارے میں وزیراعظم کے اعلان پر شدید ردعمل کا اظہار کیا ہے نوابزادہ نصر اللہ خان نے کہا ہے کہ یہ بیان آزادئ کشمیر کی جدوجہد سے بے وفائی ہے۔ سلمان تاثیر نے کہا کہ انہیں برسر اقتدار رہنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔

غیر ملکی خبریں

○ آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ کے سربراہی اجلاس میں جو بیلارس کے دارالحکومت منسک میں منعقد ہوا ہے۔ مسلح افواج کی مشترکہ کمان بنانے کے حق میں اتفاق رائے نہیں ہو سکا۔ یوکرین، آذربائی جان اور مالدویا نے روایتی فوج کی مشترکہ کمان کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ اور اپنی علیحدہ علیحدہ افواج بنانے کا اعلان کیا۔ بیلارس نے دو سال کے عبوری عرصے کے لئے مشترکہ کمان کو تسلیم کرنے اور اس کے بعد اپنی فوج بنانے کا اعلان کیا ہے۔ روس سمیت آٹھ دیگر ریاستوں نے مشترکہ فوج پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ قازقستان نے رضاکارانہ دفاعی یونین بنانے کی تجویز رکھی ہے۔ جس کا مطلب ہے کہ سابق سوویت یونین کے اثاثوں سے ہر ریاست اپنی فوج بنائے اور سب مل کر ایک دوسرے کے خلاف جارحیت نہ کرنیکا معاہدہ کریں۔

○ یوکرین میں متعین ۶۔ لڑاکا ہوائی جہازوں کے کپتان اپنے معاون عملہ اور طیاروں سمیت یوکرین سے اڑ کر روس چلے گئے ہیں۔

○ بھارتی پنجاب میں بدھ کے روز ہونے والے عام انتخابات میں انتخابات سے ایک دن قبل سکھوں کی تمام بڑی جماعتوں نے اڑتالیس گھنٹے کی ہڑتال کی اپیل کی ہے۔ انتخابات میں حصہ لینے والے جلسہ ہائے عام سے خطاب نہیں کر رہے اور گھر گھر جا کر کنویسنگ کر رہے ہیں۔ یا لاؤڈ سپیکروں پر گھوم پھر کر تقاریر کر رہے ہیں۔

○ فرانس امریکہ اور برطانیہ لیبیا کے خلاف پابندیاں لگانے کے لئے متفق ہوگئے ہیں۔ لیبیا نے اعلان کیا ہے کہ جن افراد کے خلاف طیارہ تباہ کرنیکا الزام ہے ان پر وہ کھلی عدالت میں مقدمہ چلائے گا۔ صدر قذافی نے یہ بھی پیشکش کی ہے کہ وہ اس قضیہ کے حل کے لئے ذاتی طور پر پیرس جانے کے لئے تیار ہیں۔

○ الجزائر میں ایک بم کے دھماکے میں ۵، افراد ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔ ہنگامی حالت کے اعلان کے بعد جمعہ کے روز اسلامک سالویشن فرنٹ کی طرف سے یوم سیاہ منانے کی اپیل کی گئی تھی۔ جس کے جواب میں حکومت نے کئی مسجدوں کو بند کر دیا۔ اسلامک سالویشن فرنٹ کی حمایت میں ترکی کے شہر استنبول میں مظاہرہ کیا گیا۔

○ پانچواں ورلڈ کپ، ہفتہ کے دن سے آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ میں مشترکہ طور پر منعقد ہو رہا ہے ٹیموں کی کل تعداد ۹، ہے۔ پاکستان کا پہلا میچ ۲۳، فروری کو ویسٹ انڈیز کے خلاف ہوگا۔

بقیہ: اخبار احمدیہ سے آگے

کے فضل سے آپریشن کے فوری اثرات سے مکمل بحالی ہو چکی ہے۔ زخم کے ٹانکے بھی نکال دیئے گئے ہیں۔ جہاں تک اصل بیماری کا تعلق ہے سوموار کو دوسری ماہر ڈاکٹر صاحبہ ادویات سے علاج کے لئے حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کو دوبارہ ہسپتال میں چند روز کے لئے داخل کریں گی اور علاج شروع ہوگا۔

احباب سے درخواست ہے کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے اپنی پُرخلوص دعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے اور انہیں اعجازی شفا عطا فرمائے۔

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

• زرینہ اولاد سے محروم • بے اولاد • سوکھا • گرمی • گیس کا علاج کرنیوالے
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
ہیڈ آفس: نزد پنڈی بائی پاس جی ٹی روڈ گوجرانوالہ فون: ۴۳۱-۲۱۸۵۳۴
سب آفس: چوک گھنٹہ گھر پوسٹ بکس ۱۹ گوجرانوالہ فون: ۴۳۱-۲۱۹۰۶۵
زیر نگرانی حکیم عبدالحمید اعوان ابن حکیم نظام جان
برانچیں
• ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیبر بکس • ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
• لاہور: ۱۰ جوہر ٹاؤن فیز I (نزد آخری سٹاپ وفاقی کالونی) نیو کیمپس روڈ
• کراچی: نزد ڈاکخانہ محمود آباد نمبر ۳
• چوک قلعہ کار والہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
• اسلام آباد: سیکٹر آئی ۲/۱۰ گلی ۱۱
خواتین کیلئے انتظام کے ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تریاق اٹھراء ½ اٹھراء کے کامیاب علاج کے لئے
فی کورس ۷۵۰/-
مشہور عالم گولیاں
نور نظر ½ اولاد نرینہ کے لئے
فی کورس ۵۰۰/-
زدجام عشق ½ مکمل کورس ۶۰ گولی
فی کورس ۴۸۰/-
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ
گولبازار۔ ربوہ
فون دواخانہ: ۵۳۸ فون گھر ۳۳۸

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ
قائم شدہ ۱۹۷۸ء
پنجاب بورڈ آف ٹیکنیکل ایجوکیشن لاہور سے منظور شدہ
فون نمبر ۵۹۲
داخلہ جاری ہے
کلاسیں صبح و شام بیکار نہ رہیئے ہنر سیکھئے
ریفریجریشن اینڈ ایئرکنڈیشننگ ۔ الیکٹریشن
داخلہ کے لئے تعلیم مڈل / میٹرک
مدت کورس ۶ ماہ (۳۰۰ گھنٹے)
امتحان حکومت لیتی ہے۔ اور وہی سند جاری کرتی ہے۔
کلاسیں ۹۲-۳-۱ سے شروع ہونگی

حبوب مفید اٹھرا
چھوٹی شیشی ۱۶/ روپے ۔ بڑی شیشی ۴۸/ روپے
اکسیر اولاد نرینہ (کورس)
مکمل کورس ۱۵۰/- روپے
زدجام عشق خاص
چار صد اسی (۴۸۰) روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۶۳۴

مرض اٹھراء کی شکار • نرینہ اولاد سے محروم • دکھی عورتوں کے لئے
دواخانہ محافظ صحت کوٹ نہال سنگھ مین سٹریٹ ۲ پر ملیں
المشہور: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان سند یافتہ رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنر
زنانہ و مردانہ پیچیدہ و پوشیدہ امراض کیلئے ہماری خدمات حاصل کریں
خط و کتابت: حکیم عطاء الرحمٰن علوی ابن حکیم نظام جان • گول چوک اوکاڑہ

طلائی و نقرئی زیورات کی معیاری دوکان
الحمد جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ

پاک گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ طارق مارکیٹ ربوہ
فون ۵۵۰/۶۴۳
عبدالمنان ناصر ولد میاں عبدالسلام صاحب

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

پائیدار — عمدہ کوالٹی — گارنٹی شدہ

پاک چائنہ

• پیڈسٹل فین • سیلنگ و ایگزاسٹ فین • برقی مدھانی
تیار کردہ: بشارت انڈسٹریز سیالکوٹ روڈ۔ گوجرانوالہ فون ۸۲۷۷۲ پی پی
ڈیلر: نفیس زری ہاؤس گولبازار۔ ربوہ

کیا آپ کے بچے صحت مند ہیں؟
اپنے پھول سے بچوں کی صحت اور نشوونما کا خاص خیال رکھیں۔ اگر کسی قسم کی کمزوری ہو تو مندرجہ ذیل ادویات سے انتخاب کریں:-

BABY TONIC	۱۰/-	۱۔ بے بی ٹانک (دودھ پیتے بچوں کیلئے)
BABY GROWITH COURSE	۳۰/-	۲۔ بے بی گروتھ کورس (۱۰ سال تک کے بچوں کیلئے)
BODY BUILDING COURSE	۱۰۰/-	۳۔ کمزوری جسم کورس (نوجوانوں کیلئے)
DWARFISHNESS COURSE	۱۰۰/-	۴۔ چھوٹا قد کورس (۵ سال سے ۲۰ سال تک کی عمر کیلئے)
BED URINE COURSE	۳۵/-	۵۔ بول بستری کورس
MITI CHOUR COURSE	۲۰/-	۶۔ مٹی چھوڑ کورس
MARASMAS COURSE	۵۰/-	۷۔ سوکھا پن کورس (بچوں کا)
SLOW DENTITION CURE	۲۰/-	۸۔ آہستہ دانت نکلنا کیور
IRREGULAR TEETH CURE	۲۰/-	۹۔ بے ترتیب دانت کیور

• ڈاکٹرز اور سٹاکسٹس کیلئے معقول کمیشن • تین صد یا زائد کے آرڈر پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی • مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے خرید فرمائیں یا براہ راست بذریعہ ڈاک ہم سے منگوائیں

• لاہور: کیور ٹیو سٹورز اچھرہ شاپنگ سنٹر اچھرہ • فیصل آباد: کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار • راولپنڈی: شبیر میڈیکوز بالمقابل کنٹونمنٹ ہسپتال صدر • پشاور: ہومیو میڈیکل سنٹر نزد ڈاکخانہ سکندر پورہ پشاور شہر • کوئٹہ: ہومیوپیتھک ڈاکٹر بشارت احمد دوکان نمبر ۲۴ خوجک روڈ پشین اڈہ • ملتان: ہومیو ڈاکٹر الطاف حسین ملک صدر بازار • کراچی: صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپریس مارکیٹ صدر کراچی • حیدرآباد: ابن سینا میڈیکل سٹور گاڑی کھاتہ • سیالکوٹ: ڈان ڈرگ ہاؤس ریلوے روڈ • گوجرانوالہ: کیور ٹیو میڈیسن سروسز گلی حاجی عبدالعزیز باغبانپورہ

کیور ٹیو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹری لیجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ
فون ۷۷۱، ۶۰۶

قدیمی • اوّلین • شہرہ آفاق
سنہ ۱۹۱۱ء سے ایک ہی نام
دواخانہ حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ۔ فون ۳۹۹۷۷
برانچیں
• کراچی: فون: ۴۱۳۲۵۱
• لاہور: 1-D-3 گلشن راوی
• ملتان: چوک جان محمد معصوم شاہ روڈ
• منڈی بہاؤالدین: بالمقابل شاہ تاج شوگر ملز
• رحیم یار خان: فون: ۴۷۹۹
• ربوہ: اقصیٰ چوک کالج روڈ فون نمبر ۵۵۸

احمدی جنتری ۱۹۹۲ء
صفحات ۶۰ قیمت ۱۰/-
معلوماتی سیر بین
شیخ عبدالماجد ۔ مکان ۱۰۱
احمد شاہ سٹریٹ ۔ پنج پیر روڈ ۔ نیو مزنگ ۔ لاہور

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

معیاری ڈش انٹینا
خریدنے کیلئے
ٹی وی پوائنٹ
بالمقابل تھانہ کوتوالی
نزد بیت الفضل فیصل آباد
فون ـــ ۶۱۰۱۷۸ - ۳۰۸۰۶